جلد ۲۶ | مورخہ ۲۵ رجب ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | ۲۰ ستمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۱۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ستمبر۔ کل ساڑھے چار بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔ رات کو بذریعہ فون لاہور سے اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضور مع خدام بخیریت پہونچ گئے ہیں ::

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار، سر درد اور ضعف کے باعث ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ::

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی اہلیہ ثانی دو روز سے بہت بیمار تھیں۔ آج صبح سے حالت بکدم خطرناک ہوگئی۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ::

افسوس۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کے والد مستری قادر بخش صاحب دہلوی آج بعمر ۸۰ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم عام قبرستان میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں :: نظارت بیت المال کی طرف سے سید محمد لطیف صاحب جماعتہائے کشمیر کے دورہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا توکل اور انشاء اللہ کہنے پر جہلاء کا تمسخر

"ایک رئیس کا یہ خیال سُنکر کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ دُعا سے مشکل حل ہوتی ہے۔ ان کو بہت ہی کمزور کرنے والا ہے آپ نے فرمایا۔ کہ جو دُعا سے منکر ہے۔ وُہ خدا سے منکر ہے صرف ایک دُعا ہی ذریعہ خدا شناسی کا ہے۔ اور اب وقت آگیا ہے۔ کہ اس کی ذات کو طوعاً و کرہاً مانا جائے۔ اصل میں سب جگہ دہریت ہے۔ آجکل کی محفلوں کا یہ حال ہے۔ کہ دُعا۔ توکل اور انشاء اللہ کہنے پر تمسخر کرتے ہیں۔ ان باتوں کو بے وقوفی کہا جاتا ہے۔ ورنہ اگر خدا سے ان کو ذرا بھی اُنس ہوتا۔ تو اس کے نام سے کیوں چڑتے۔ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے۔ وُہ ہر پہیر سے کسی نہ کسی طرح سے محبوب کا نام لے ہی لیتا ہے۔ اگر ان کے نزدیک خدا کوئی شے نہیں ہے۔ تو اب موت کا دروازہ کھُلا ہے۔ اسے ذرا بند کرکے تو دکھلادیں۔ تعجب ہے۔ کہ ہمیں جس قدر اس کے وجود پر امیدیں ہیں۔ اسی قدر وہ دوسرا گروہ اس سے نا امید ہے۔ اصل میں خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ اگر وُہ دل کے قفل نہ کھولے۔ تو اور کون کھول سکتا ہے۔ اگر وُہ چاہے تو ایک کتے کو عقل دے سکتا ہے۔ کہ اس کی باتوں کو سمجھ لے۔ اور انسان کو محروم رکھ سکتا ہے"۔ (بدر ۸ و ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء)

متقی کسے کہتے ہیں

"مغرب کی نماز کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے۔ تو سید احمد شاہ صاحب سندھی نے آپ سے نیاز حاصل کی۔ اور پوچھا۔ کہ متقی کسے کہتے ہیں۔ فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے اور آپ نے دعوٰے کیا۔ تو اس وقت بھی لوگوں کی نظروں میں بہت سے یہودی عالم، متقی اور پرہیزگار مشہور تھے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ وُہ خدا کے نزدیک بھی متقی ہوں۔ خدا تعالیٰ نے تو ان متقیوں کا ذکر کیا ہے۔ جو اس کے نزدیک تقوٰے اور اخلاص رکھتے ہیں۔ جب ان لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعوٰے سُنا۔ لوگوں میں جو ان کی وجاہت تھی۔ اس میں فرق آتا دیکھ کر رعونت سے انکار کر دیا۔ اور حق کو اختیار کرنا گوارا نہ کیا۔ اب دیکھو۔ کہ لوگوں کے نزدیک تو وہ بھی متقی تھے۔ مگر ان کا نام حقیقی متقی نہیں تھا۔ حقیقی متقی وُہ شخص ہے۔ کہ جس کی خواہ آبرو جاوے۔ ہزار ذلت آتی ہو۔ جان جانے کا خطرہ ہو۔ فقر و فاقہ کی نوبت آتی ہو۔ تو وُہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گوارا کرے۔ لیکن حق کو ہرگز نہ چھپائے۔ متقی کے یہ معنے جیسے آجکل کے مولوی عدالتوں میں بیان کرتے ہیں ہرگز نہیں ہیں۔ کہ جو شخص زبان سے سب مانتا ہو خواہ اس کا عملدرآمد اس پر ہو۔ یا نہ ہو۔ اور وُہ جھوٹ بھی بول لیتا ہو۔ چوری بھی کرتا ہو۔ تو وُہ متقی ہے۔ تقوٰے کے مراتب بھی مراتب ہوتے ہیں۔ اور جب تک کہ یہ کامل نہ ہوں۔ تب تک انسان متقی نہیں ہوتا"۔

(بدر ۸ و ۱۶ جون ۱۹۰۷ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بعض سوالات کے جواب

ایک دوست نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بعض سوالات تحریر کئے تھے۔ جن کے حضور نے جو جواب لکھوائے ہیں۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں

سوال اول۔ کیا خدا تعالےٰ (نعوذ باللہ) ہندوؤں کے دیوتاؤں کی طرح خون کا پیاسا اور گوشت کا بھوکا ہے۔ کہ وہ جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس کی جان کی قربانی کو بشوق قبول فرماتا ہے۔ اور قربانی کرنے والوں کو بہشت کی بشارت دیتا ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ حضرت ابراہیم کی سنت ہے۔ لیکن اس سنت کو زندہ رکھنے کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ لاکھوں کروڑوں غریب و بے زبان جانوروں کی جانیں تلف ہوں۔ اس کے بہت سے طریق ہیں۔ ان میں سے ایک یہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ جانوروں کی قیمت صدقہ کی جاسکتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ خونی کہلائے جانے سے محفوظ ہو جائے گا:۔

جواب۔ قربانی کے بارے میں تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (حج ۵) پھر یہ اعتراض کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسلام میں گوشت کھانا جائز ہے۔ غرباء اس مقوی خوراک سے محروم رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ایک صدقہ اس قسم کا بھی جاری کر دیا۔ تا غرباء کے دل بھی نہ ترستے رہیں۔ ہے تو وہ صدقہ ہی۔ لیکن اس طرح اللہ کے غریب بندوں کی دلی خواہشیں بھی پوری ہو جاتی ہیں۔

سوال دوم۔ اگر اللہ تعالےٰ حضرت مریم کو بغیر مرد حاملہ کر سکتا ہے۔ تو کیا اللہ تعالےٰ جو قادر و قیوم ہے۔ اب اس طاقت سے محروم ہو گیا۔ اور اگر نہیں تو پھر فرض کیا جائے ایک دوشیزہ پاکیزہ حاملہ ہوتی ہے۔ تو اس حمل کو از جانب الٰہی کیوں نہیں کہا جائے گا۔ کیا یوسف نجار حضرت مریم کے شوہر حضرت عیسےٰ کے باپ نہیں ہیں۔

جواب۔ اللہ تعالےٰ میں اب بھی طاقت ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا میں ایک لسٹ دی ہے ان لوگوں کی جو تاریخی طور پر بے باپ کہلاتے ہیں۔ چونکہ ایسی ولادت مشتبہ ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی ولادت جب ہو اس کے ساتھ کوئی پیشگوئی ہوتی ہے۔ جو عورت کو الزام سے بری کرتی ہے۔ اگر اب ایسا ہو تو اس عورت کو بھی ہم بری کریں گے :۔

سوال سوم۔ ابھی حشر نشر باقی ہے۔ اور حساب و کتاب بروز قیامت ہوا ہی نہیں۔ تو پھر دوران سیر عالم ارواح بہ ہنگام معراج حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دوزخ و بہشت کو معہ نیک و بد مرد و عورت کیونکر معائنہ و ملاحظہ فرمایا۔ کیا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی ہوئی تھی یا روحانی۔

جواب۔ معراج روحانی تھا۔ حشر و نشر تو ایک فاصل اظہار کا نام ہے ورنہ اب بھی اپنے اپنے مرتبہ کے مطابق ترقی و تنزل کی راہوں پر گامزن ہیں۔ پس یہ اعتراض درست نہیں (پرائیویٹ سکرٹری)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۳ ستمبر ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

779	مسماۃ نوریتی صاحبہ جاوا	790	Nji Emi Java
780	عبدالعزیز صاحب "	791	" Tso "
781	ہرجانی "	792	O. Asmika "
782	Sanikam Sumatra.	793	Nji Sarsi "
		794	Yusaf "
783	Baiah "	795	Ragib "
784	Tamiah "	796	Hakirim Ali "
785	Dasin "	797	Masudi "
786	Doeka "	798	Fanga. "
787	Asaf Mod Ali Czechoslovakia	799	R-shidi "
		800	Hasani "
788	O. Yanda Java	801	Valentini Mario Rome.
789	Siri Sarah "		

قادیان میں خدام الاحمدیہ کا عظیم الشان اجتماع

دارالامان میں ۲۲ اکتوبر کو جملہ خدام الاحمدیہ کا شاندار اجتماع کیا جا رہا ہے جس میں تمام خدام کی شمولیت ضروری ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس موقعہ پر تقریر بھی فرمائینگے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء ہے۔ کہ اس اجتماع میں تمام خدام شامل ہوں۔ توقع ہے کہ اس تقریب کی اہمیت کے پیش نظر خود قادیان پہونچنے اور دوسروں کو ہمراہ لانے کے لئے خدام ابھی سے سعی شروع کر دیں گے۔

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

سید عمر شاہ صاحب قادیان اپنے بھائی اصغر شاہ صاحب کی صحت کے لئے جو لبعارضہ ٹائیفائڈ وزیرستان میں بیمار ہے۔ عنایت اللہ پسر مولوی کرم علی صاحب کاتب قادیان اپنی صحت کے لئے جو لبعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بقاء اللہ صاحب بھوپال اپنے لڑکے ذکاء اللہ کی صحت کے لئے جو لبعارضہ چشم بیمار ہے۔ سید پیر احمد صاحب ہوشیارپور اپنی ہمشیرہ کی صحت کے لئے گل محمد صاحب منٹگمری اپنے لڑکے محمد علی کی صحت کے لئے جو عرصہ چھ سال سے بعارضہ تپ دق بیمار ہے۔ ابو البشیر محمد رحمۃ اللہ خان صاحب فاریسٹ گارڈ کشمیر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت کے لئے محمد شفیع ...صاحب سیالکوٹ [illegible] احباب [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ رجب ۱۳۵۷ ہجری

مجاہدین تحریکِ جدید کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم ہدایات

۱۳ ستمبر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجاہدین تحریک جدید کو بعض اہم ہدایات دی تھیں۔ جو احباب کے فائدہ کے لئے درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

حضورؐ نے فرمایا:۔

ایک نہایت اہم امر یاد رکھنے کے لائق یہ ہے۔ اور میں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ کہ محنت صرف اچھی صحت سے نہیں ہوتی۔ بلکہ بشاشتِ قلب سے ہوتی ہے۔ اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح محسوس کرنا چاہیئے۔ عذرات تلاش نہیں کرنے چاہئیں۔ کہ ان وجوہ کی بناء پر ناکامی کا موتہ دیکھنا پڑا ہے۔

صرف عام روزانہ معمول کے کام پر ہی اپنی توجہ کو مکتفی نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ترقی کرنے والی قوموں کی طرح اپنا ہر ایک قدم ترقی کی طرف بڑھانا چاہیئے۔ اور نئے نئے کام سوچنے چاہئیں۔ کیونکہ عام مقررہ کام کسی سلسلہ کی زندگی کو تو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس کا قدم ترقی کے مینار کی طرف نہیں بڑھا سکتے۔

ہمیں ہر وقت یہ امر سوچنا چاہیئے کہ کون کون سے کام اور ہیں۔ جنہیں ہم نے کرنا ہے۔ اس وقت مخالفین سلسلہ کیا کیا تدبیریں کر رہے ہیں اور ہمیں اُن کے دفاع کے طور پر کون کون سا اقدام کرنا چاہیئے۔ اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے میں نے وقفِ زندگی کی تحریک کی تھی۔

تحریک جدید سے ایک غرض یہ بھی ہے۔ کہ اس امر کی کوشش کی جائے۔ کہ روپیہ کے بغیر کام کیا جائے یا حتےالوسع نہایت کم خرچ سے کام کو چلایا جائے۔ کئی نامور مالدار تاجروں نے نہایت معمولی پیمانے سے کام شروع کیا۔ اور اسی سے بہت بڑی ترقی کی۔

جب تک ہم یہ نہیں سمجھ لیتے کہ نتیجہ کے ذمہ وار ہم ہیں۔ اس وقت تک ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ دو مسائل کے غلط مفہوم نے مسلمانوں کو ترقی سے روک رکھا ہے۔

۱۔ اس مقولہ نے کہ کام کرنا انسان کا کام ہے۔ اور نتیجہ نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام۔ بندے کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

۲۔ مسئلہ تقدیر کے غلط مفہوم نے کہ کسی چیز کا حاصل کرنا انسان کے اپنے بس کی بات نہیں۔

یہ دونوں باتیں اپنے صحیح مفہوم کے لحاظ سے بالکل درست ہیں۔ لیکن جس طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خارجیوں کی نسبت فرمایا تھا۔ کہ كَلِمَةُ حِكْمَةٍ أُرِيْدَ بِهِ الْبَاطِلُ۔ اسی طرح ان کا مفہوم غلط لیا جاتا ہے حالانکہ انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ سر توڑ کوشش کرنے کے بعد نتیجہ خدا کے سپرد کرے۔ مگر ایسا کوئی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

قومی ترقی کے لئے انفرادی قربانی بھی نہایت ضروری ہے۔ تا کہ قوم سست نہ ہو جائے۔ آج کل تو لڑائی میں ذمہ وار آدمی جب کسی کام میں کامیاب نہیں ہوتے۔ تو یا تو اُن کو حکومت گولی سے اڑا دیتی ہے۔ یا وہ خود اپنے آپ کو مار لیتے ہیں۔ یا لڑتے لڑتے خود مر جاتے ہیں۔

لیکن تاریخ اسلام میں بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک سالار لشکر یعنی حضرت عکرمہ رضؓ کو جبکہ وُہ فتح پا کر واپس نہ آئے۔ تو باوجودیکہ وُہ فتح حاصل نہ کر سکنے میں معذور تھے۔ پھر بھی اُن کو یہ سزا دی۔ کہ وُہ مدینہ میں ان کے سامنے نہ آیا کریں۔ اور اسی لشکر میں شامل ہو کر لڑنے والے بعض صحابہؓ نے فتح نہ حاصل کر سکنے کی وجہ سے جزیرہ عرب میں رہائش چھوڑ دی۔ اور چین اور افغانستان میں چلے گئے اور اس طرح ان علاقوں میں اسلام پھیلانے کا ذریعہ ہُوئے۔

شریعت نے بھی لڑائی میں پیچھے ہٹنے والے کی سزا جہنم رکھی ہے۔ تعداد کی قلت اور کسی دوسری معذوری کا سوال ہی نہیں ہوتا۔ پس جو کامیاب نہیں ہوتا۔ اسے اپنی اس ناکامی کی سزا بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اسی واسطے فارم وقفِ زندگی میں اس شرط کو رکھا گیا ہے۔ کہ پیش کرنے والا ہر قسم کی سزا کو بخوشی برداشت کرے گا۔ اور اپنی ذمہ واری کا صحیح اندازہ نہ لگانے کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارا دماغ کام کا راستہ تلاش نہیں کرتا۔ بلکہ بھاگنے کا رستہ ڈھونڈتا ہے۔ پس ہمیں یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ بہادر انسان وُہ ہے۔ جو ہر قسم کی قربانی کر سکے۔ نہ کہ کوئی خاص قسم کی قربانی تو کر سکے لیکن دوسری قسم کی قربانی نہ کرے۔

اسی طرح وقت کی قربانی بھی ایک اہم قربانی چیز ہے جس کا ایک نام waste of time ہے۔ دنیا اسے گناہ کہتی ہے لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ جب قربانی کے مقام پر کی جائے۔ تو اعلےٰ درجے کی قربانی ہے۔

یہ شرعی مسئلہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص نماز کے انتظار میں ہوتا ہے۔ تو اس کا وقت نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔ اور اُسے جہاد کا ثواب ملتا ہے۔ بظاہر ایسا کرنا وقت کا زیاں کرنا ہوتا ہے حالانکہ اصل میں اس میں مقصود کی عظمت کا اقرار ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر وقت مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ اگرچہ بظاہر یہ ایک بیکار سا کام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اسی کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے تین سال کے عرصہ بیعت میں اس قدر باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کہ سابقون الاولون صحابہؓ میں سے بھی کسی نے اسقدر روایات بیان نہیں کیں۔ کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی باتوں کی عظمت کو سمجھتے تھے لہٰذا آپ انکی یاد رہتے تھے۔

اس قسم کا انتظار وقت کا ضیاع نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے علم اور معرفت میں ترقی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اور علم اپنی اہمیت سے آتا ہے۔ جب تک کسی علم کی اہمیت کسی شخص کے نزدیک نہ ہو۔ اس وقت تک وہ اسے حاصل کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتا۔

ہندوستان میں جھوٹ بہت بولا جاتا ہے بلکہ ایک طرح سے لوگ عادی ہو گئے ہیں میری غرض مطالبہ وقفِ زندگی سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ جھوٹ کو مٹایا جائے۔ اور خواہ کتنا چھوٹے سے چھوٹا ہو۔ اگر کسی شخص کے متعلق جھوٹ ثابت ہوا۔ تو اسے ہر ممکن سزا دی جائے گی۔ اس کا معاہدہ وقفِ زندگی توڑ دینے کے علاوہ جماعت میں ہی اعلان ہو سکتا ہے۔ خواہ وُہ دین کی خاطر کرے۔ یا کسی اور چیز کی خاطر۔ بلکہ دین کی خاطر جھوٹ بولنا تو سخت پاگل پن ہے۔ کیونکہ سلسلہ کا فائدہ جھوٹ سے وابستہ نہیں ہے اسلام کی بنیاد قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا پر ہے۔ جھوٹ کے خلاف اس قدر احساس ہونا چاہیئے اور اگر کسی وقت واقفین زندگی میں سے کسی سے کوئی جھوٹ سرزد ہو۔ تو اُسے خود آکر کہنا چاہیئے کہ میرا وقف منسوخ کر دیں۔ میں نے جھوٹ بولا ہے۔ اور پھر اس کی سزا برداشت کرنے کیلئے تیار

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۰۵) حِلٌّ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ۝

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور تو حِلٌّ ہے اس شہر میں یعنے تو اس شہر میں اترا ہوا ہے۔ اور تیرے قیام کی وجہ سے یہ شہر اتنا معزز اور مکرم ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کی قسم کھاتا ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں۔ کہ تیرا خون اس شہر میں حلال سمجھا گیا ہے۔ حالانکہ باقی سب مخلوق کے خون یہاں حرام سمجھے جاتے ہیں۔ اور تیسرے معنے یہ ہیں۔ کہ تو اس شہر میں حلال ہونے والا ہے۔ یعنے تیرے لئے اس شہر کی حرمت توڑ دی جائے گی۔ یہ پیشگوئی ہے کہ باوجود ہمیشہ سے حرم خداوندی ہونے کے جب تو اسے فتح کرے گا۔ تو ایک دن کی چند ساعتوں کے لئے وہ حرمت دور کر دی جائے گی۔

(۳۰۶) خدا کی رحمت سے نا امیدی

قرآن مجید کی ایک نہایت مشہور آیت ہے کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ یعنے اللہ تعالےٰ کی رحمت سے کبھی نا امید نہ ہو۔ اس کا مطلب سمجھنے اور خصوصاً اسے چسپاں کرنے میں لوگ کئی دفعہ غلطی کھاتے ہیں۔ مثال کے طور پر میں اپنا ہی کئی بار کا تجربہ بیان کرتا ہوں۔ ایک آدمی بیمار میرے پاس لایا گیا۔ آخری درجہ دق کا۔ کمزور۔ لاغر اور قریب المرگ۔ موت چہرے پر نمایاں۔ میں نے اسے دیکھا اور اپنے گھر واپس بھیجدیا۔ اس کا کوئی عزیز مولوی اسے گھر پہونچا کر پھر واپس شفا خانہ آیا۔ اب اس سے گفتگو شروع ہوئی۔

میں۔ مولوی صاحب دق کا آخری درجہ ہے۔ انتڑیاں گل گئی ہیں پھیپھڑے بھی خراب ہیں شفاء کی کوئی امید نہیں

مولوی صاحب۔ حضرت یوں نہ فرمایئے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہم تو آخری سانس تک نا امید نہیں ہو سکتے۔ حدیث میں بھی ہے لکل داءٍ دواءٌ ہم تو امید شفاء رکھیں گے اور ہر مرض کی دوا ہے۔ آپ ہمیں نا امید کیوں کرتے ہیں۔

میں۔ مولوی صاحب بیمار کی تسلی کے لئے تو میں آپ کو کوئی نہ کوئی دوا دے دوں گا۔ لیکن آپ نے آیت اور حدیث دونوں کے معنے غلط سمجھے ہیں۔ حدیث لکل داءٍ دواءٌ کا دوسرا فقرہ آپ کھا گئے ہیں یعنے الا الموت۔ واقعی ہر بیماری ایک خاص درجہ تک بیماری کہلاتی ہے۔ اور اس کا علاج ہے۔ مگر اس درجے سے آگے اسے بیماری نہیں کہتے بلکہ موت کہتے ہیں۔ اس لئے شارع نے پہلے ہی اس کا استثناء کر دیا ہے۔ موت سے مراد واقعی مر جانا نہیں۔ بلکہ ہر بیماری کی وہ حالت بھی موت ہی کہلاتی ہے جب وہ جسم کو اتنا کھا چکی ہو کہ بچنا محال ہو۔ سو اکثر بیمار اس موت کے درجہ میں علاج کرانا چاہتے ہیں۔ اور سند لکل داءٍ دواءٌ کی پیش کرتے ہیں۔

مولوی صاحب۔ لیکن لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تو قرآن میں موجود ہے۔ اور ایک دوسری آیت میں رحمت سے نا امید کا نام کافر رکھا گیا ہے۔

میں۔ یہ درست ہے میں نے بیمار کے متعلق یہ تو نہیں کہا۔ کہ وہ میرے نزدیک خدا کی رحمت سے نا امید ہے میں نے تو اس کی شفاء سے نا امیدی ظاہر کی ہے۔ نہ کہ رحمتِ خداوندی سے۔ رحمت تو جینے والے اور مرنے والے دونوں پر ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ موت بھی رحمت ہے۔ اور تکلیف غربت اور ایذا بھی گناہ کا کفارہ ہو کر رحمت میں داخل ہوتی ہے۔ پس شفا بھی رحمت ہے اور موت بھی۔ لا تقنطوا من الشفاء نہیں۔ بلکہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہے یہ تو خدا ہی جانتا ہے کہ کس شخص کے لئے کیا چیز رحمت ہے۔ پس رحمت صرف اسی چیز کو سمجھنا جو ہمارے مطلب کی ہو۔ اور ہمارے خیال میں رحمت ہو غلط ہے۔ حضرت خضر نے جس لڑکے کو مارا تھا وہ خدا کے نزدیک تو رحمت تھی۔ مگر اس کے ماں باپ کے نزدیک مصیبت تھی۔

مولوی صاحب۔ آپ شاید اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کو بھی نہیں مانتے۔ کیا وہ ایسے بیمار کو شفا نہیں بخش سکتا۔

میں۔ بے شک شفا بخش سکتا ہے۔ مگر اسے آپ کی خاص خوشامد اور خاطر داری منظور نہیں معلوم ہوتی۔ وہ خود چاہے تو قادر ہے لیکن اگر آپ کی خواہش پوری کرے تو قادر کہلائے ورنہ نہیں۔ یہ بات غلط ہے خدا میں قدرت ہونا اور بات ہے۔ اور آپ کی مرضی کے مطابق اس قدرت کا ظاہر کرنا اور بات ہے۔ اب تو اس کی مشیت یہ نظر آتی ہے۔ کہ اس بیمار کو دوسرے عالم میں لے جا کر شفا بخشے نہ کہ اس عالم میں۔ باقی ہمارا علم سو وہ بھی کچھ چیز نہیں۔ تاہم وہ آپ کے غلط استنباط سے تو باطل نہیں ہو جاتا۔ لہٰذا یہ نسخہ لیجئے۔ اور اپنے اور بیمار کی تسلی کیجئے۔

(۳۰۷) یہ تزکیہ بڑے ہمت والے کا کام ہے

وَاِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ (نور ع۴)

یعنے جب تم کسی سے ملنے جاؤ۔ اور وہ کہلا بھیجے۔ کہ میں اس وقت نہیں مل سکتا آپ تشریف لے جایئے یا پھر کبھی آئے تو تم واپس چلے آؤ۔ یہ بہت پاکیزہ بات ہے۔ لیکن دیکھا جائے تو اس پر عمل بڑی ہمت۔ اور مجاہدہ کا کام ہے۔ خاصکر بڑے آدمیوں کے لئے تو گھر کے اندر سے ایسا جواب آنا موت ہے۔ گویا کسی نے ان کو سخت بے عزت کر دیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ بات تزکیہ نفس کا ایک ذریعہ ہے۔ بعض لوگ تو کسی کی غیر حاضری میں اس کے گھر جائیں۔ اور وہ وہاں نہ مل سکے۔ تو اس بے چارے پر احسان رکھتے ہیں۔ کہ میں آپ کے گھر گیا تھا مگر آپ وہاں نہ تھے۔ اس پر وہ گھر والا افسوس کرتا ہے۔ اور معذرت کرتا ہے۔ مگر ان کو پھر بھی ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم گئے اور یہ کیوں وہاں موجود نہ تھا۔ بھلا ایسے آدمی کو کوئی کہہ تو دیکھے۔ کہ گھر والا کہتا ہے میں کچھ مصروف ہوں۔ آپ پھر آیئے۔ شاید اس کے اس فعل سے ساری عمر کے لئے وہ اس سے قطع تعلق کرے گا۔ اور ہمیشہ اس کی شکایت کرتا رہے گا۔

(۳۰۸) وُہ کون ہے؟

سورۃ نحل ع ۱۰ میں ایک آیت یہ ہے۔ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰی مَوْلٰىهُ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ۔ میرے مطالعہ کے قرآن میں جہاں یہ آیت چھپی ہوئی لکھی ہے۔ وہیں اس کے ساتھ حاشیہ پر میری قلم سے یہ لکھا ہوا ہے هُوَ اَنَا فَاغْفِرْ لِیْ

صرف اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے

(۱)

اسلام کے معنے از روئے لغت اطاعت، انقیاد اور خدا تعالےٰ کے حکم کے آگے گردن جھکا دینے کے ہیں۔ ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا۔

اور اصطلاحی طور پر اسلام اس کامل قانون اور عالمگیر دستور العمل کا نام ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُنیا کی بہبودی کے لئے خداوند تعالےٰ کی طرف سے پیش فرمایا۔ اسلام اور دنیا کے دیگر مذاہب کا مقابلہ کرنے کے بعد ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ صرف اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے۔ یہودیت۔ عیسائیت یا ویدک دھرم عالمگیر مذاہب نہ تھے۔ چنانچہ اس دعوےٰ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہم ذیل میں عالمگیر مذہب کے لئے عقلی معیار یا اصُول موضوعہ ذکر کرتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں۔ کہ ان معقول اصولوں کی بنا پر ہر عقلمند تسلیم کرے گا۔ کہ صرف اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے:۔

پہلا معیار

عالمگیر مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اسے روز اول سے ہی ساری دُنیا، ساری قوموں۔ اور سارے زمانوں کے لئے قرار دیا گیا ہو۔ خود خدا تعالےٰ نے فرمایا ہو۔ کہ یہ مذہب سب لوگوں کے لئے ہے۔ اور نہ صرف اس مذہب کی الہامی کتاب میں یہ دعوےٰ ہو۔ بلکہ اس مذہب کے بانی کے عمل سے بھی اس دعوےٰ کی تائید ہوتی ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت اس مذہب کے عالمگیر ہونے پر موجود ہو۔ یعنی خدا تعالےٰ نے اس مذہب کو عملاً ساری قوموں اور ساری دُنیا کے لئے دستور العمل بنا دیا ہو:۔

اس معیار کے مطابق جب ویدک دھرم۔ یہوُدیت، اور عیسائیت کی پڑتال کی جاتی ہے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس معیار پر پورا نہیں اتر سکتا۔ ویدوں میں یہ الہامی تصریح موجود نہیں۔ کہ وُہ سب قوموں اور سارے زمانوں کے لئے ہیں۔ تورات کا یہ دعوےٰ نہیں۔ کہ وُہ ساری نسل آدم کے لئے ہے انجیل میں بھی الہاماً بیان نہیں کیا گیا۔ کہ اس کا دائرہ عمل ساری قومیں ہیں۔ اور اس کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اگر کوئی شخص غلط فہمی سے اسرائیل کے بارہ قبیلوں کو ہی دُنیا قرار دے لے۔ تو اس کا ہماری تحقیق سے کوئی علاقہ نہیں۔ پھر ان ہر سہ بانیانِ مذاہب کا عمل بھی بالکل واضح ہے۔ وید کے رشیوں نے نہ کبھی ساری دُنیا کو وید کی دعوت دی۔ اور نہ ویدوں کے پیغام کو عالمگیر قرار دیا۔ حضرت موسےٰ نے دُنیا کی قوموں کو تورات کی تبلیغ نہیں کی۔ حضرت مسیحؑ نے بھی انجیلی بشارت کو بنی اسرائیل سے ہی مخصوص بتلایا ہے۔ انہوں نے غیر قوموں کو ہرگز اپنی دعوت پر ایمان لانے کے لئے نہیں پکارا۔ بلکہ جب ایک موقعہ پر ایک کنعانی عورت نے آپ سے فیض حاصل کرنا چاہا۔ تو آپ نے فوراً فرمایا:۔ ”میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا“ (متی $\frac{15}{24}$)

مزید برآں یہ کہ اپنے شاگردوں کو تبلیغ کے لئے بھیجتے ہُوئے نصیحت کی:۔ ”غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا“ (متی $\frac{10}{5-6}$)

پھر اگر اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت کو دیکھا جائے۔ تو ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ ویدک دھرم سینکڑوں ہزاروں سالوں سے ایک خطہ اور ایک ہی قوم میں محدود رہا ہے شاید ہندُو قوم کے جمُود یا ہندوستان کی زمین۔ اور ہمالیہ کی بلند چوٹیوں کا اثر ہے۔ کہ ویدک دھرم نے کسی زمانہ میں بھی عالمگیر حیثیت حاصل نہیں کی۔ یہودیت بھی اسی طرح ایک طبقہ میں محصور چلی آتی ہے۔ کبھی بھی اس کی دعوت کو عالمگیر نہیں بنایا گیا۔ اور نہ وہ عالمگیر بن سکی ہے۔ ہاں موجودہ عیسائیت کی اشاعت کو اس کے پیروؤں نے دُنیا بھر میں پھیلا دیا ہے۔ خصُوصاً جب سے حکومتیں اس کی پشت پناہ بنی ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو عیسائیت اپنے اصلی روپ میں نہ عالمگیر ہُوئی ہے۔ نہ ہو سکتی ہے۔ یہ تو حقیقی مسیحیت کی مسخ شدہ صُورت ہے درحقیقت عیسائیت کو عالمگیر بنانے کی کوشش ان لوگوں کی طرف سے ہوئی۔ جو بنی اسرائیل میں اس کے نفوذ سے مایوس ہو چکے تھے۔ اور عیسائیت کی حقیقی رُوح سے ناآشنا تھے چنانچہ تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ اولین نصاریٰ نے اس قسم کی محدود کوششوں کو بھی سخت استنکار سے دیکھا۔ اور شدت سے ان کی مخالفت کی۔ تاہم حقائق کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بہر حال موجودہ عیسائیت لفظی و رسمی طور پر دُنیا میں پھیل ہوئی ہے۔ مگر مندرجہ بالا معیار کی رُو سے صرف اتنا ہی کافی نہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اناجیل الہامی اور خود حضرت مسیحؑ اس بات سے انکاری ہیں کہ ان کی دعوت یا ان کا پیغام ساری دُنیا اور سارے زمانوں کے لئے ہو:۔

اسلام اس معیار کے مطابق اس قدر واضح طور پر عالمگیر مذہب ثابت ہوتا ہے۔ کہ کسی دشمن کو بھی انکار کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ قرآن مجید کا دعوےٰ ہے۔ کہ وُہ عالمگیر کتاب ہے سارے جہانوں اور سارے زمانوں کے لئے زندہ دستور العمل ہے۔ فرمایا:۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ یہ قرآن سب لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا۔ بہت بابرکت وہ خدا ہے جس نے اپنے بندے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس قرآن کو نازل فرمایا۔ تا وُہ ساری دُنیا کے لئے نذیر ہو۔ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف) اے رسول! تو اعلان کر دے۔ کہ اے تمام فرزندانِ آدم! اے تمام انسانو!! میں تم سب کی طرف رسُول ہوں مجھے ساری دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ایسی ہی متعدد آیات قرآن مجید میں موجُود ہیں۔ جو بتلا رہی ہیں۔ کہ اسلام کی دعوت ہمہ گیر ہے۔ ہر اسود و احمر اس کا مخاطب ہے۔ اسلام کا پیغام عالمگیر ہے:۔

پھر بانیٔ اسلام علیہ التحیۃ والسلام کا عمل ہمارے سامنے ہے۔ آپ نے نہ صرف عرب کے مشرکوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ بلکہ عیسائیوں، یہودیوں، زرتشتیوں وغیرہم تمام مذاہب کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ سفید قوموں کو بھی خدا کی توحید کی طرف بلایا۔ اور سیاہ فام لوگوں کو بھی۔ رعایا کے مختلف طبقات کو دینِ حق سے مشرف ہونے کی دعوت دی اور بادشاہوں کو بھی قبولِ اسلام کا پیغام بھیجا۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی وغیرہم کو اپنے پر ایمان لانے کے لئے مکاتیب ارسال کئے۔ مختلف نواحی میں دعوتِ حق کے لئے ایلچی بھیجے۔ پس بانیٔ اسلام کا عمل اس بات کی زبردست شہادت ہے کہ اسلام کو روزِ اول سے ہی عالمگیر مذہب قرار دیا گیا۔ اور اس کی عالمگیر اشاعت بعد کے مفکرین کی رہینِ احسان نہیں۔ بلکہ خود خدا تعالےٰ نے اپنے کلام میں اسے عالمگیر مذہب قرار دیا۔ اور بانیٔ اسلام نے اس کی عالمگیر اشاعت کی بنیاد رکھدی۔ اور مختلف ممالک و اقوام کو اس کی دعوت پہنچا دی۔

علاوہ ازیں اللہ تعالےٰ کے فعل نے اسلام کو عالمگیر حیثیت عطا فرما کر بتا دیا۔ کہ فی الواقعہ اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار تاریخی صداقت ہے کہ اسلام غیر معمولی سرعت سے اکناف عالم میں پھیل گیا۔ اور اسلامی تمدن شرق و مغرب میں غالب آ گیا۔ عرب کی مردہ حالت اور ان کے احیاء کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے تھامس کارلائل اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "Heroe & Heroe worship." میں لکھتا ہے:۔

"These Arabs, the man Mahomet and that one Century.— is it not as if a spark had fallen, one spark on a world of what seemed black Unnoticibale Sand, but Lo, the sand proves explosive powder blazes heaven high from Delhi to Grenada"

یعنے یہ لوگ اور ان میں کامل انسان محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بعثت اور صرف ایک صدی کا زمانہ۔ کیا یہ ایسا ماجرا نہیں۔ کہ آسمان سے ایک شعلہ۔ ہاں صرف ایک شعلہ۔ اس تاریک اور ناقابل التفات ریگستان میں نازل ہوا۔ مگر دیکھو کہ اب وہ ریگستان ریگستان نہیں۔ بلکہ ڈائنامیٹ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جس نے دہلی سے غرناطہ تک فضائے بسیط کو روشن کر دیا۔"

پھر عیسائیوں کی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے ۱۹۰۹ء میں "تاریخ مذہب" نامی کتاب شائع کی ہے۔ جس میں اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کا نہایت واضح الفاظ میں اعتراف کیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

"اسلام میں عجیب و غریب بات یہ ہے کہ اس نے بہت جلد ترقی کی۔ اور دنیا کے ایک بڑے حصے پر تسلط کر لیا۔ جتنی ترقی مسیحی دین نے صدیوں میں کی۔ اسلام نے سالوں میں کر لی۔ اس کی ابتدار کمزور سادی اور ادنےٰ درجے کی تھی۔ مگر وہ بڑھتے بڑھتے قوی اور پھر عالمگیر مذہب بن گیا۔ وہ ہے بھی عالمگیر مذہب"

(تاریخ مذہب صفحہ ۱۵۲-۱۵۳)

پس پہلے معیار کے رو سے اسلام ہی صحیح طور پر عالمگیر مذہب ثابت ہوتا ہے۔ خاکسار۔ ابو العطاء جالندہری۔

سینما اور غیر مبائعین

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین سے چند ضروری سوالات

جناب مولوی محمد علی صاحب کے طرز عمل سے اس امر کا بالتواتر اظہار ہو چکا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کی ترقی اور استحکام کے لئے جب بھی کوئی تحریک فرماتے ہیں۔ تو جناب مولوی محمد علی صاحب تھوڑا عرصہ بعد ہی اس کی تقلید کرتے نظر آتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ بات نہایت ہی مسرت بخش اور ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ موعود فرزند جنہیں مولوی صاحب اپنی قابلیت اور علم و دانش کے زعم میں نادان بچہ کہا کرتے تھے۔ آج انہی کی بیان فرمودہ تحریکوں میں وہ جماعت کے نظام اور قومی ترقی کے راز کو مضمر جانتے ہیں۔ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سہ روزہ آرگن "پیغام صلح" کا مطالعہ کرنے والے اصحاب نے متعدد دفعہ تجربہ کیا ہوگا۔ کہ جب کبھی کوئی تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے "الفضل" میں شائع ہوئی۔ اس کے چند ہی روز بعد پیغام صلح کے اوراق بھی کچھ تغیر کے ساتھ اسی تحریک سے مزین نظر آئے۔ ہمیں جناب مولوی صاحب سے اس کا شکوہ نہیں بلکہ بہت خوشی ہے کیونکہ مولوی صاحب آج نہیں بلکہ آج سے ۳۲ سال پیشتر سے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہی تھی۔ حضور کی دینی ہمدردی اور اسلام کی حمایت کے جوش کے نہ صرف معترف ہو چکے ہیں۔ بلکہ اس کو خارق عادت پاک نورانی اور بے نظیر کہہ کر سلسلہ کی صداقت کے گواہ کے طور پر پیش کر چکے ہیں ہم خوش ہیں کہ جناب مولوی صاحب وقتاً فوقتاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اتباع اور تقلید کر کے اپنے بیان کی صحت کے ثبوت بہم پہونچاتے رہتے ہیں ہاں اگر مولوی صاحب واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اس امر کا اظہار نہیں کرتے! کہ درحقیقت ان کی تمام تحریکیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کی ہی خوشہ چینی کا نتیجہ ہیں۔ تو ہم انہیں ایک حد تک معذور بھی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب کی طبیعت کا مقتضا یہی ہے۔ کہ جس سچائی کا اظہار ۱۹۰۶ء میں مولوی صاحب سے الٰہی ہاتھوں نے کروایا تھا۔ اب از سرِ نو اعادہ کر کے اپنی امارت کو رسوا نہ کریں۔

سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کی روحانی ترقیات کے لئے چار سال قبل جماعت کے سامنے تحریک جدید کے مطالبات بیان فرمائے تھے۔ اسی وقت سے جناب مولوی محمد علی صاحب کوشاں رہے ہیں۔ کہ تحریک جدید کی مختلف شقوں کو غیر مبائعین میں ترویج دیں مثلاً حضرت امیر المومنین نے اپنے خدام کو یہ ارشاد فرمایا کہ وہ ایک کھانے پر ہی اکتفا کیا کریں۔ مولوی صاحب نے محسوس کیا۔ کہ ان کی جماعت اس معاہدہ کی متحمل نہیں ہو سکتی اس لئے مولوی صاحب نے فرما دیا۔ کہ ہمیشہ تو نہیں ہاں ہفتہ میں ایک دن کھانے میں خاص طور پر کمی کر کے۔ اس کا چندہ علیحدہ جمع کیا جایا کرے۔ ہمارے سامنے اس تقلید کی ایک تازہ ترین مثال موجود ہے

چندہ مقامی جماعت کی معرفت ارسال کیا جائے

بعض دوست مقامی کارکنوں سے کسی بات پر ناراض ہو کر مرکز میں براہ راست چندہ ارسال کر دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ترسیل چندہ کا یہ طریق پسند نہیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی دوست عمداً بغیر وساطت جماعت مقامی براہ راست چندہ ارسال کرے گا۔ تو اس کا چندہ قبول نہیں کیا جائیگا۔ براہ راست چندہ ارسال کرنا نہ صرف وحدت کی روح کے منافی ہے۔ بلکہ یہ اختلاف و انشقاق کا ممد بھی ہے۔ اور نظام سلسلہ ایسے رویہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے آئندہ کے لئے دوست محتاط رہیں۔ اور اگر کوئی دوست کسی خاص وجہ سے براہ راست چندہ ارسال کرنا ضروری خیال کریں۔ تو وجوہات بیان کر کے دفتر ہذا سے اجازت حاصل کر سکتے ہیں۔ ناظر بیت المال

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو حکم دیا تھا۔ کہ آئندہ کوئی سینما اور تماشے وغیرہ نہ دیکھیں جناب مولوی صاحب نے اس ارشاد کی اہمیت کو محسوس کیا۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ اب مولوی صاحب نے اس امر کی تحریک بھی غیر مبایعین میں کر دی ہے ہاں ہمیں مولوی صاحب سے ہمدردی ضرور ہے۔ کہ وہ واضح الفاظ میں غیر مبایعین کو سینما کے متعلق امتناعی احکام نہیں دے سکے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کے متبعین ان کے احکام کو ایسی وقعت نہیں دیتے۔ کہ ان کی تعمیل چنداں ضروری سمجھیں۔ اسی لئے مولوی صاحب نے مشروط الفاظ میں اس امر کو اپنے احباب کے سامنے پیش کیا ہے۔

خدا کے رسول کے تخت گاہ اور احمدیت کے مقدس مرکز قادیان سے مولوی صاحب کو رخصت ہوئے پچیس ۲۵ برس ہونے کو ہیں۔ حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت کے قیام کے ساتھ ہی جناب مولوی صاحب اپنے چند ساتھیوں سمیت مدینۃ المسیح کو چھوڑ کر لاہور جا بسے تھے پچیس ۲۵ برس گذرنے پر مولوی صاحب اس امر کی یاد میں سلور جوبلی منانے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مرکز سے انحراف کی یادگار کے طور پر ایک لاکھ روپیہ جمع کریں۔ مولوی صاحب کو احساس ہے کہ ان کے فریق میں ان کی آواز کا یہ اثر نہیں کہ وہ ان لوگوں سے جنہیں وہ کسی زمانہ میں کل جماعت احمدیہ کے نوے فی صدی سے زائد حصہ کے طور پر نہایت تحدی کے ساتھ پیش کر چکے ہیں۔ ایک لاکھ روپیہ کی رقم حاصل کر سکیں۔ اس لئے وہ وقتاً فوقتاً غیر مبایعین کے سامنے مختلف تجاویز پیش کرتے رہتے ہیں اگر ایک طرف وہ وصایا کی ادائیگی پر زور دیتے ہیں۔ تو دوسری طرف انجمن کی تولیت کے ماتحت جائدادوں کے وقف کرنے کا ارشاد بھی فرماتے ہیں۔ جہاں وہ خواتینِ جماعت سے زیورات کے ایک حصہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہاں "غیر از جماعت معاونین" پر بھی امید لگائے بیٹھے ہیں جناب مولوی صاحب ابھی تک اس سلسلہ میں تین طول طویل تحریکیں شائع فرما چکے ہیں۔ آخری تحریک میں جو پیغام صلح مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ مولوی صاحب نے طلباء سے بھی چندہ کی ایک معین رقم کی اپیل کی ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:-

"یہ رقم کچھ بھی نہیں۔ اگر ہمارے تمام نوجوان آج سے یہ عہد کر لیں کہ وہ چار ماہ کیلئے وہ سینما دیکھنے نہیں جائینگے"

مولوی صاحب سے اس امر کی توقع تو بالکل بے سود ہے کہ وہ جرأت اور دلیری کے ساتھ صاف الفاظ میں یہ اعلان کر دیں کہ سینما سے امتناع کی تحریک انہوں نے حضرت امیر المومنین کے ارشاد سے ہی متاثر ہو کر کی ہے۔ لیکن ہم مولوی صاحب سے یہ سوال پوچھنے کا حق ضرور رکھتے ہیں۔ کہ اگر واقعی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقلید میں سینما سے نہیں روکا۔ تو یقیناً آپ نے سینما وغیرہ کے متعلق اپنی کوئی ذاتی رائے قائم کرنے کے بعد یہ اعلان کیا ہوگا۔ کیا مولوی صاحب بتائیں گے کہ ان کی رائے سینما کے متعلق کیا ہے؟ کیا وہ اس کو نوجوانوں کے اخلاق کے لئے مفید سمجھتے ہیں یا مضر؟ اگر وہ اس کو فائدہ بخش سمجھتے ہیں تو کیا سینما سے روکنا محض طلب زر ہی کی غرض سے نہیں۔ لیکن اگر ان کی رائے بھی یہی ہے کہ یہ یقیناً مخرب الاخلاق ہے تو کیا یہ امر مضحکہ خیز نہیں کہ وہ ایک نقصان دہ اور مضرت رساں چیز سے صرف چار ماہ کی محدود میعاد کیلئے منع کریں۔ اور جب مولوی صاحب کی پیش کردہ تحریک سلور جوبلی فنڈ کا زمانہ گذر جائے تو پھر ان کو آزاد چھوڑ دیں یا شائد مولوی صاحب یہ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ نوجوانانِ غیر مبایعین چار ماہ سے زیادہ مدت تک سینما کے بغیر بسر ہی نہیں کر سکتے۔ یا پھر یہ سمجھتے ہوں گے۔ کہ ان کے نوجوان چار ماہ میں اتنی دفعہ سینما دیکھ لیتے ہیں۔ کہ اس سے سلور جوبلی فنڈ کا معتد بہ حصہ پورا ہو جاتا ہے۔ اور یا پھر مولوی صاحب اس رائے کے مالک ہونگے۔ کہ نوجوانوں کے اخلاق کی ذمہ داری ان پر اسی حد تک ہے کہ وہ ان سے کچھ روپیہ وصول کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ بہر کیف کسی صورت کے اقبال کا اظہار بھی مولوی صاحب کی قلبی کیفیات کا آئینہ دار اور ہمارے لئے باعثِ دلچسپی ہوگا۔ کیا مولوی صاحب اسپر کچھ روشنی ڈالیں گے؟

خاکسار خلیل احمد قادیان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ایک ورق سے

خدام الاحمدیہ کیلئے سبق

سرور کائنات سیدنا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرماتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لولاک لما خلقت الافلاک اگر آپ نہ ہوتے تو یہ کائنات نہ ہوتی۔ گویا آپ ہی کی خاطر یہ سبھی کچھ معرضِ وجود میں آیا جیسے ہم دیکھ رہے ہیں۔ کیسے محبوب تھے حضور اللہ تعالےٰ کو! جس نے حضور کی خاطر زمین و آسمان۔ سورج چاند ستارے پہاڑ دریا اور بیشمار مخلوق پیدا کی۔ کتنا پاس خاطر تھا اللہ تعالےٰ کو آپ کا!! مگر اللہ تعالےٰ کا یہ پیارا رسول پھر بھی اللہ تعالےٰ کی عظمت جلال اور غنا سے بیحد ترساں رہتا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایک نظر ڈالنے سے عشق الہٰی کا حیرت انگیز منظر پیش نظر آجاتا ہے۔ آپ شبانہ روز اللہ تعالےٰ کی محبت میں ہی گم رہتے اور اسی کے خیال میں محو۔ لیل و نہار صبح و مسا کوئی گھڑی نہ ہوتی۔ جس میں آپ اپنے اللہ کو یاد نہ کر رہے ہوتے آپ تکالیف و مصائب کی بے پناہ بارش کے درمیان اس عرصہ میں جبکہ آپ مکہ معظمہ میں سکونت فرماتے کسی لمحہ بھی اپنے محبوب کے خیال سے غافل نہ رہے۔ پھر اس زمانہ میں بھی جب آپکو فتوحات نصیب ہوئیں اور آپ اکناف و اطراف عرب کے بادشاہ ہوئے آپ نے دنیا کی زر و دولت کو پر کاہ جتنی وقعت نہ دی۔ دھن تھی تو یہی کہ اپنے محبوب کو راضی کر لیں اس دنیا کے زر و مال اور اسباب تنعم کی خداداؤں کے نزدیک حقیقت ہی کیا ہے۔ وہ دنیا و مافیہا سے مستغنی ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی فکر میں مست کہ انہیں خدا اور اسکی رضا حاصل ہو جائے آدھی رات کے کچھ ہی لمحے بعد حضور بیدار ہوتے۔ وضو فرما کے جائے نماز پر جا پہنچتے اور تہجد شروع کر دیتے۔ محویت کا یہ عالم ہوتا۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور کھڑے کھڑے پائے مبارک سوج جاتے مگر کیا مجال کہ قدم ڈگمگائیں۔ خدا تعالےٰ کے حضور اس پیکر خضوع و خشوع کی بے انتہا گریہ و زاری دل ہلا دیتی۔ نبی معصوم اور طلب مغفرت و رضا الہٰی کی تڑپ کا یہ عالم! اللہ اللہ حضور اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کے دعائیں کرتے اپنے لئے۔ اپنوں کیلئے اور ابنائے عالم کیلئے رحمت و شفقت کا یہ مجسمہ جس کے کمزور کندھوں پر ایک قوم کی اصلاح کا بار نہیں بلکہ اکناف عالم میں بسنے والی مختلف قوموں کی اصلاح کا بار عظیم رکھا گیا تھا انسان کی کمزوری بے بسی اور عجز کے پیش نظر خدا تعالےٰ کے حضور باصرار و الحاح التجائے رحم کر رہا ہوتا گھنٹوں یہی کیفیت رہتی کہ فجر ہو جاتی۔ نماز فجر تلاوت قرآن مجید نماز اشراق و ضحیٰ میں سے ہر ایک اس عشق الہٰی کے جذبہ پر شاہد ہے جو حضور کے قلب منور میں موجزن تھا صحابہ اور دیگر نو مسلمین کی تربیت اشاعت معارف قرآنی سیاسی معاشرتی تمدنی اخلاقی اور اقتصادی اصول کی ترویج اور اکناف عالم میں پیغام خدا پہنچانے کی تڑپ نہ جانے آپ کو مشغول رکھتی اسی پر بس نہیں امور خانہ داری میں بھی حضور ہمہ تن

مگر مصروفیت کے اس عالم میں آپؐ ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی یاد سے غافل نہ ہوتے۔ کسی مجلس میں بیٹھتے تو ستر دفعہ استغفار پڑھتے۔ ہر آن تسبیح و تحمید وردِ زبان رہتی۔ دن بھر کے تھکے ماندے نماز عشاء کے بعد کرخت بستر پر دراز ہوتے۔ تو تسلی و تشفی اور اپنے محبوب کی گفتگو سے لطف اندوز ہونے کے لئے خدا تعالےٰ جلوہ گر ہوتا۔ اور گفتگو اور پیار و محبت کی باتیں ہوتیں۔ جو دن بھر کی کوفت کا اثر ایک لمحہ میں دور کر دیتیں

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

مگر جب عشق الٰہی میں مخمور۔ عبادت کے اس پتلے سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کہ آپؐ تو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہونگے۔ تو حضور نے فرمایا "نہیں بلکہ فضل الٰہی سے" اللہ! اللہ!! اگر آپؐ اتنی عبادت اتنے نوافل۔ اپنے فرائض کی ادائیگی میں اتنے انہماک سے شب و روز مصروف رہنے۔ خدا تعالےٰ کی صفات کے کامل مظہر ہونے۔ اور ذکر الٰہی۔ تسبیح و تحمید میں دن رات مشغول رہنے کے باوجود اپنے اعمال کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض فضل الٰہی سے داخل جنت ہونگے۔ تو ہم گنہگاروں کا کیا حشر ہوگا۔ جو دن بھر تلاش معاش۔ کسب زر اور دنیا کے جھمیلوں میں منہمک رہنے کے بعد جب رات کو بستر پر دراز ہوتے ہیں۔ تو دنیا و مافیہا سے بے خبر رات بھر خراٹے لیتے رہتے اور جب صبح بیدار ہوتے ہیں۔ تو پھر وہی دنیوی تفکرات ہمیں آگھیرتے ہیں۔ ذکر الٰہی کا خیال کسے۔ اور تسبیح و تحمید کی فرصت کس کو۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ تو برائے نام نہ ان میں خشوع نہ خضوع۔ نہ حضورئ قلب اور نہ لطف عبادت۔ اور خیال یہ ہوتا ہے کہ چوبیس گھنٹے میں سے اتنے سے وقت کی قربانی جسے قربانی کہتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے ہماری نجات کے لئے کافی ہوگی۔ پھر اور خدمت دین اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمتِ خلق۔ اصلاح نفس اور تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرنے کی ضرورت کیا۔ اور اس کی فرصت کسے۔

اللہ تبارک و تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (سورۃ احزاب رکوع ۳) یعنی تمہارے لئے رسول اللہ میں ایک نیک نمونہ ہے۔ اس شخص کے لئے جو کہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات کی امید رکھتا ہے۔ اور آخری دن کی امید کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی محبت اس کے دل میں ہے۔ اور وہ اکثر اللہ تعالےٰ کو یاد کرتا رہتا ہے۔ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری اتباع کرو جس طریق پر میں نے زندگی گذاری اسی طریق پر تم بھی گزارو۔ تو اللہ تعالےٰ تم سے بھی محبت کرنے لگ جائے گا۔

پس محمدؐ و احمدؑ کے نام لیواؤ۔ آؤ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے اسوہ حسنہ بنالیں۔ اور حضور ہی کے نقش قدم پر چلیں اپنے تئیں اسی رنگ میں رنگین کرلیں۔ جس میں حضور تھے۔ آؤ ہم اسی طرز پر زندگی گذاریں اور خدا تعالیٰ کی یاد میں محو رہیں۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گذاری اور جس طرح حضور خدا تعالےٰ کی یاد میں محو رہے تا خدا تعالےٰ ہم سے محبت کرنے لگ جائے ہمارے اندر ایک نیک تغیر کردے ایسا تغیر کہ ہمیں یکسر بدل دے۔ تا ہم زمینی ہونے کی بجائے آسمانی بن جائیں اور ہمارے اندر حضور امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ایسی روح پیدا ہو جائے۔ کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز ہمیں میسر آجائے۔ اور ہم ان اصول اور اس دین کے حامل ہوں۔ اور انہی کے مطابق زندگی بسر کریں۔ جن کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں قائم کیا۔

آؤ ہم راتوں کو اٹھیں اور نوافل پڑھیں۔ کہ نوافل ترقیات کا بہترین ذریعہ ہیں اور خدا تعالےٰ کے فضل کے بہترین جاذب۔ دعائیں کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے۔ سلسلہ کے لئے۔ اپنے لئے۔ اپنوں کے لئے اور تمام اہل عالم کی ہدایت کے لئے۔ روئیں۔ گڑگڑائیں اللہ تعالےٰ کے حضور۔ بے انتہا عاجزی اور تضرع سے کہ قبولیت دعا کے لئے یہ کلید ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "دعا اور دعوت کے معنے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا" اور اس کا کمال اور موثر ہونا اس وقت ہوتا ہے۔ جب انسان کمال درد دل سے اور سوز کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کو پکارے ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہوکر آستانہ الوہیت کی طرف بہہ نکلے۔ یا جس طرح کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو مدد کے لئے پکارتا ہے۔ تو دیکھتے ہو۔ کہ اس کی پکار میں کیا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالےٰ سے کی جاتے۔ اس کی آواز۔ اس کا لب و لہجہ اور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے۔ جو الوہیت کے چشمہ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو۔ کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جائیں۔ اور زبان میں خشوع و خضوع ہو۔ دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو۔ اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانہ الوہیت پر گرے گا۔ نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہیئے کہ اس حالت میں بار بار حضور الٰہی میں عرض کرے۔ کہ میں گنہگار ہوں۔ اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں کرسکتا۔ تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ جو مجھے پاک کرے۔ جب اس قسم کی دعا میں مداومت کرے گا اور استقلال اور صبر کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل اور تائید کا طالب رہے گا تو کسی نامعلوم وقت پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نور اور سکینت اس کے دل پر نازل ہوگی۔ جو دل سے گناہ کی تاریکی کو دور کردے گی۔ اور غیب سے ایک طاقت عطا ہوگی۔ جو گناہ سے بیزاری پیدا کردے گی۔ اور وہ ان سے بچے گا۔" (ذکر حبیب صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۲)

میں خدام الاحمدیہ سے بالخصوص عرض کروں گا۔ کہ وہ اپنی زندگی میں ایک نیک تغیر پیدا کریں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چلیں۔ خود صحیح اسلامی تعلیم پر گامزن ہوں۔ اور دوسروں کو اس تعلیم پر چلائیں۔ اسلام کے معاشرتی۔ تمدنی۔ اقتصادی۔ سیاسی اور اخلاقی اصول کو دنیا میں قائم کریں اپنے اوقات خدمت دین خدمت خلق تبلیغ اور ذکر الٰہی میں صرف کریں۔ اپنے مصروف اوقات میں بھی خدا کی یاد کو دل سے نہ نکلنے دیں۔ ہاتھ میں قلم ہو اور زبان پر تسبیح و تحمید اور استغفار قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بکثرت مطالعہ کریں تا وہ اسلامی تعلیم سے واقف ہوں۔ اور وہ انہیں ان ذرائع کا علم جو روحانی ترقیات اور خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔ قلوب میں ایک تڑپ ہو۔ خدمت دین کے لئے۔ ایک لَو ہو خدا تعالےٰ کے عشق کی۔ تا خدا ان سے بھی باتیں کرے۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کرتا تھا۔ خدا تعالےٰ ان کے ساتھ ہو۔

خادم الاحمدیہ خاکسار خالد

موضع گلبوب میں احرار کی فتنہ انگیزی

۱۴ ستمبر موضع گلبوب میں ایک فقیر اسلم نامی نے ایک جلسہ زیر اہتمام مجلس احرار منعقد کرایا جس کا خوب پراپیگنڈا کیا گیا۔ سات دن متواتر ڈھول پیٹا گیا۔ اور گرد و نواح میں مشہور کیا گیا۔ کہ چونکہ اس علاقہ میں احمدی ترقی کر رہے ہیں۔ اس واسطے یہ جلسہ کیا گیا ہے۔ اب اس علاقہ میں کوئی احمدی نہیں رہنے دیا جاویگا۔ اور احمدیوں کو اجازت ہوگی۔ کہ جب چاہیں آ کر مناظرہ کریں اس پر مولوی دل محمد صاحب مہتمم تبلیغ ضلع گورداسپور نے جلسہ کی اطلاع پولیس میں دی۔ اور خود بھی موقعہ پر پہنچے۔

۱۴ ستمبر موضع رجوعہ میں احمدی بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک احراری موضع گلبوب سے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ اور آ کر کہا کہ احمدیوں کو ہم چیلنج کرتے ہیں۔ وہ اگر مناظرہ کرنا چاہیں۔ تو ابھی آ جاویں۔ اس پر مولوی دل محمد صاحب مع چند احمدیوں کے اسی وقت موضع گلبوب پہونچے۔ اور گاؤں کے معززین کو ساتھ لیکر احراری نمائندگان سے گفتگو کی۔ جس میں انہوں نے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ ہم مناظرہ قادیان میں کرینگے۔ احمدی مبلغ نے کہا کہ یہ جلسہ تو اس علاقہ کے احمدیوں کو منحرف کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اور مناظرہ قادیان میں ہوگا۔ اس کا کیا مطلب؟ اس پر ملا عنایت اللہ احراری نے کہا۔ ہم مناظرہ نہیں کرینگے۔ سکھ معززین نے کہا اگر تم مناظرہ نہیں کروگے۔ تو احمدیوں کے خلاف بھی کوئی بات نہ کہنا۔ اسپر غلام اسلم فقیر منتظم جلسہ نے کہا۔ ہمارے مولوی احمدیوں کے خلاف کوئی بات نہیں کرینگے۔ تھانیدار صاحب نے کہا میں نے انکو کہدیا ہے۔ یہ لوگ احمدیوں کے خلاف کوئی بات نہیں کہیں گے۔ آپ اپنا رپورٹر بھیجدیں جو باقاعدہ رپورٹ لکھکر لے جاوے۔ اسپر ہم نے رپورٹر ان کے جلسہ میں بھیجدیا۔ جس کو ملا عنایت اللہ نے رپورٹ لکھنے سے روک دیا۔ اور کہا اگر باز نہیں آؤگے تو دوسری طرح روکونگا۔ ان کے اس کہنے پر ہمارے رپورٹر کو چند نوجوانوں نے پکڑ کر اٹھا دیا۔ اس پر رپورٹر ہمارے پاس آیا۔ ہم نے جا کر تھانیدار صاحب کو توجہ دلائی مگر انہوں نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ ان کا جلسہ ہے جب وہ نہیں لکھنے دیتے تو میں کیا کروں۔ اس کے بعد ہم نے اپنے رپورٹر کو وہاں ویسے بیٹھے رہنے کی ہدایت کی۔

احرار کا جلسہ صبح ۸ بجے سے ۵ بجے شام تک ہوا۔ جس میں مولوی عبداللہ معمار امرتسری۔ ملا عنایت اللہ احراری حافظ غلام غوث۔ مولوی امیر محمد۔ اور مولوی عبد الغفار صاحب غزنوی نے تقاریر کیں۔ اور جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کے خلاف ہتک آمیز اور گندے الفاظ استعمال کئے اور احمدیت کے خلاف زہر پھیلاتے رہے بوجہ رپورٹر کے رپورٹ نہ لکھ سکنے کے ہم وہ الفاظ نہیں لکھ سکتے شرفاء علاقہ نے احرار کی اس حرکت کو بہت برا منایا۔ اور کہا کہ احراری بہت ہی جھوٹے ہیں۔ پہلے چیلنج دیا۔ پھر انکار کیا۔ اور پھر احمدیوں کو جلسہ کی رپورٹ بھی نہیں لکھنے دی۔ اور سارا دن گالیاں ہی دیتے رہے۔ گالیاں تو ہر کوئی دے سکتا ہے مزا تو تب تھا کہ احمدیوں کے علماء کو بھی وقت دیتے غرض احراری مولویوں کی بدزبانی سے علاقہ کے لوگوں میں سخت نفرت پھیلی ہوئی ہے۔ اور احمدیوں کے دل ان کی بدزبانی سے مجروح ہیں۔

اس جلسہ کے انتظام میں چونکہ اکالیوں نے بھی حصہ لیا تھا۔ اس لئے ۱۵ ستمبر صبح احراری مولوی چلے گئے۔ اور اکالی مقررین آ گئے۔ اکالی مقررین نے توحید اور رواداری پر تقاریر کیں اور کسی کی ذات پر حملہ نہیں کیا۔ جن کا اہل علاقہ پر بہت اچھا اثر ہے۔ ہم اس جگہ گلبوب کے سکھ صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے احراریوں کو بدزبانی اور منافرت آمیزی سے باز رکھنے کی پوری کوشش کی۔ گو ان کو اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔

احراریوں کی ان حرکات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ ایک امن شکن گروہ ہے۔ سری گوبندپور کے علاقہ میں خصوصیت سے اس علاقہ میں جو اولکھ اور سری گوبندپور کے درمیان ہے احمدیوں کا کبھی کوئی جلسہ نہیں ہوا۔ اور احمدی خاموش اور محبت سے تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ اور احمدی مبلغین نے پوری پوری کوشش کی ہے۔ کہ علاقہ کے لوگوں میں صلح کرائی جائے۔ اور اس میں احمدی مبلغین کامیاب ہو گئے ہیں۔ مگر احراری جراثیم چونکہ پر امن فضا میں پرورش نہیں پاتے۔ اب وہ اس علاقہ میں منافرت آمیز تقاریر کرنے اور ایسے جلسے کرنے میں مشغول ہیں۔ پہلا جلسہ رجوعہ دوسرا کرڑی اور تیسرا جلسہ گلبوب میں ہوا۔ جس میں احرار نے کثرت سے روپیہ خرچ کر کے جالندھر اور امرتسر اور قادیان کے احراری علماء کو بلایا ہے۔ کیا اس کا یہ صاف مطلب نہیں۔ کہ احراری عقائد کی تبلیغ بغیر فتنہ و فساد کے نہیں ہو سکتی۔ یہ علاقہ تعلیم سے خالی ہے۔ اور اکثر قتل و غارت کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور اب جب سے راجہ صاحب خانصاحب اس علاقہ میں آئے ہیں بدمعاشوں کا زور ٹوٹتا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن اگر اسی طرح احرار جلسے کرتے رہے۔ تو پولیس کی بہت سی طاقت ان جلسوں کے انتظامات پر خرچ ہو جائیگی۔ ہم چونکہ امن کے خواہشمند ہیں اس لئے یہ ضروری امور حکام کی توجہ کیلئے

چندہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض اوقات احباب اس غرض سے رقوم چندہ رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ مزید فراہمی کرنے پر اکٹھی ارسال کر دی جائینگی۔ اس طریق سے روپیہ بر وقت نہ پہونچنے کی وجہ سے مرکزی کاموں میں سخت حرج واقعہ ہوتا ہے اس لئے عہدہ داران مقامی کو بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ہر ماہ کی بیس تاریخ سے پہلے ایسی تمام رقوم بلا توقف مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ تاکہ ۲۰ تاریخ تک پہنچ جائیں۔ اور امیر یا پریذیڈنٹ مقامی کا فرض ہوگا۔ کہ اس بات کی کڑی نگرانی رکھیں۔ کہ تمام جمع شدہ روپیہ قواعد کے مطابق امین یا محاسب کے پاس جمع رہے۔ اور بلا توقف باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھیجا جائے۔ ناظر بیت المال

تحریک جدید سال چہارم کے وعدے پورے کرنیوالے مخلصین

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے جن احباب کرام نے اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ شائع کرتے ہوئے یہ عرض ہے۔ کہ تحریک جدید کا سال چہارم ختم ہو رہا ہے اور بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ اس لئے احباب فوری توجہ کر کے اپنے وعدے پورے کریں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ڈپٹی فقیر اللہ صاحب میرٹھ چھاؤنی ۱۰۵/۰
چوہدری عزیز الرحمٰن صاحب نئی دھلی ۱۰/۰
ڈاکٹر کریم الدین صاحب کھاریاں ۶۱/۰
خواجہ محمد صدیق صاحب دھلی ۷۵/۰
چوہدری نعمت خان صاحب کریام ۱۰/۰
چوہدری غلام نبی صاحب پنڈی لالہ ۱۲/۰
" نور الٰہی صاحب ۵/۰
صوفی محمد فضل الٰہی صاحب آگرہ ۵/۰
مخدوم نذیر احمد صاحب عارف والا ۱۰۵/۰ } ۱۲۵
اہلیہ صاحبہ " " " ۲۰/۰ }
محمد اسحاق صاحب میر کلکتہ ۱۲/۰ علاوہ ازیں
صوفی عبد الحکیم صاحب کراچی ۱۰/۰ اضافہ
سید افتخار حسین صاحب " ۲۰/۰ } ۲۵/۰
والدہ صاحبہ " " ۵/۰ }
حسن خانصاحب کراچی ۷/۸
مولوی چراغ دین صاحب مدرس شیخوپورہ ۱۰/۰
چوہدری احمد علی صاحب دوکاندار " ۵/۰
مولوی عبید اللہ صاحب لائلپور ۵/۰ } ۱۰/۰
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۰ }
منشی محمد زمان صاحب بنوں ۵/۰
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل الٰہی صاحب دیپالپور ۵/۰
ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب چک ۳۴۰ گ ب ۵/۰
میاں غلام محمد صاحب ٹیلر محلہ دار العلوم قادیان ۵/۰
میر امان اللہ صاحب وانو وزیرستان ۴۰/۰
لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ گڑگاؤں ۶۰/۰
ملک حسن محمد خان صاحب مسجد مبارک قادیان ۱۰/۰
قاضی نور محمد صاحب کارکن ضیافت قادیان ۲۵/۰
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ برکت اللہ صاحب لالہ موسیٰ ۵/۰
عبد الحمید خان صاحب سنگوہی دیا لگڑھ ۵/۰
میاں عزیز حسین صاحب دھلی دروازہ لاہور ۷۵/۰
میر سعید خالد صاحب سول لائن " ۵/۰

میاں وحید الدین صاحب باغبانپورہ ۵/۰
قریشی محمد نذیر صاحب مبلغ قادیان ۱۰/۰
چوہدری عبد المجید خانصاحب راہون ۱۵/۰
ماسٹر محمد شفیع صاحب بھیرہ ۱۰۰/۰
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب دہلی ۳۶/۸ علاوہ اضافہ
مولوی عبد المجید صاحب دہلی ۱۰۰/۰
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب " ۲۰/۰
میاں علی احمد صاحب " ۵/۰ اضافہ
ڈپٹی خلیل الرحمٰن صاحب گوپال پور بنگال ۳۵/۰
مولوی نور الدین صاحب گوکیکی ۵/۰
قاضی حبیب اللہ صاحب شاہدرہ ۱۵/۰
محمد حسین دراجہ سید اکبر خانصاحب کہوٹہ راولپنڈی ۱۰/۰
شیخ مولا بخش صاحب دنیا پور ملتان ۱۳/۰
" محمد حسین صاحب مع اہلیہ صاحبہ " " ۱۴/۸
" محمد اسلم صاحب مع اہلیہ صاحبہ " " ۱۳/۰
بچگان شیخ مولا بخش صاحب و محمد حسین صاحب " ۱۱/۸
شیخ حفیظ اللہ صاحب ولد شیخ فضل کریم صاحب " ۵/۰
عبد اللہ ولد محمد یار صاحب " ۵/۰
شیخ مشتاق احمد صاحب ولد شیخ محمد سلطان صاحب ۶/۰
ملک محمد امین صاحب چاہ شیخوپورہ ۵/۰
حسن نواز خانصاحب چک ۳۶۶ ۵/۰
عبد الرحمٰن صاحب " ۶/۰
عزیز اشفاق احمد صاحب " ۵/۰
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب مسجد مبارک قادیان ۵/۰
اہلیہ صاحبہ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ " ۵/۰
چوہدری عطا الٰہی صاحب چک ۱۰/۵ جنڈنوالہ ۵/۰
جمیل حسین خانصاحب ڈھاکہ بنگال ۶/۰
عبد اللطیف صاحب سوری " ۱۰/۰
ابو الاسلم خان صاحب " ۱۰/۰
اہلیہ صاحبہ میاں محمد عبد اللہ صاحب پنڈی چری ۵/۰
میاں احمد الدین صاحب کھرل " ۵/۰

شریف بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مبارک علی صاحب بہلولپور ۱۲/۰
رسول بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری بشارت علی صاحب بہلولپور ۵/۰
سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری الطاف حسین صاحب " ۱۰/۰
مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی مسجد مبارک قادیان ۵/۰
مولوی اللہ بخش صاحب زیرہ ۶/۰ علاوہ ازیں
حاجی اللہ بخش صاحب (فیروزپوری) کوئٹہ ۱۶۰/۰
رسالدار غلام محمد صاحب دوالمیال ۳۰/۰
چوہدری اللہ بخش صاحب چک ۵۵ گ ب ۲۰/۰
میاں محمد صدیق صاحب کاٹنے والا قادیان ۵/۰
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر سٹروعہ ۳۰/۰
منشی محمد علی صاحب مدرس " ۵/۰
شیخ شیر علی صاحب کیبرنگ ۵/۰
اہلیہ صاحبہ مظفر بنی صاحب قادیان ۵/۰
والدہ صاحبہ خواجہ علی صاحب " ۶/۰ علاوہ ازیں
اہلیہ صاحبہ مستری قطب الدین صاحب " ۱/۸ علاوہ ازیں
شیخ نور احمد صاحب گنج لاہور ۵/۰
ماسٹر ولی محمد صاحب " ۱۰/۰
چوہدری عمر الدین صاحب اوراں بھاگو پٹی ۱۳/۰
" جھنڈا خانصاحب " ۷/۰
بابو نور الٰہی صاحب رحیم یار خان ۱۰/۰
بابو فضل الدین صاحب اورسیر جالندھر چھاؤنی ۱۰۰/۰
الطاف خاتون صاحبہ مسجد مبارک قادیان ۵/۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری برکت علی خانصاحب دار الفضل قادیان ۵/۰

سید عبد السلام صاحب سیالکوٹ ۳۰/۰
منشی محمد اسمٰعیل صاحب کمپونڈر " ۵/۰
شیخ عنایت اللہ صاحب " ۵/۰
مہر عمر الدین صاحب ولد دولو " ۵/۰
مہر سراج دین صاحب ولد مہر امام الدین صاحب " ۵/۰
صوفی محمد الدین صاحب " ۵/۰
ماسٹر غلام محمد صاحب ملتان ۲۰/۰
شیخ عبد العزیز صاحب " ۱۰/۰
" شریف اللہ صاحب مزنگ لاہور ۵/۰
مرزا محمد صفدر بیگ صاحب " " ۵/۰
بابو شریف احمد صاحب اورسیر فیض آباد ۳۰/۰
مولوی احمد خان صاحب نسیم مبلغ رنگون ۱/۸ علاوہ ازیں
مستری محمد آمین صاحب سری نگر کشمیر ۵/۰
میاں عمر الدین صاحب شادیوال ۵/۰
ڈاکٹر سراج الدین صاحب دھلی ۶۵/۰
چوہدری فقیر محمد خان صاحب " ۵/۰
شیخ بشیر احمد صاحب " ۵/۰
بھائی لطیف احمد صاحب " ۷/۰
بابو محمد حسین صاحب اسان " ۵/۰
ایم محمد علی صاحب " ۱۵/۰
مسٹر محمود احمد صاحب " ۷/۰
اہلیہ صاحبہ بابو عبد الحمید صاحب شملہ ۲۰/۰
میاں محمد حسین صاحب کلکتہ ۱۲۵/۰
بابو سردار محمد صاحب از طرف ہمشیرہ مرحومہ پوتہ ۱۰/۰

سچے مومن کا قدم قربانیوں کے میدان میں کبھی سست نہیں ہوتا

منافق ہمیشہ ایسے وسوسے پیدا کرتا رہتا ہے۔ جن کے نتیجہ میں قوم کا قدم قربانیوں کے میدان میں سست ہو جائے۔ لیکن مومن کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف اٹھتا ہے اور وہ ہمیشہ اس امر کی کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنے وعدہ کو اور اس عہد کو جو اس نے خدا تعالےٰ سے کیا ہے۔ پورا کرے اس دوران میں خواہ اسے مشکلات پیش آئیں۔ یا راحت میسر ہو۔ دونوں اس کیلئے برابر ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس کی اصل خواہش یہ ہوتی ہے۔ کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہو جائے۔ اگر راحت آئے۔ تو اس کی وجہ سے قربانیوں میں سست نہیں ہوتا۔ اگر تکلیف آئے۔ تو گھبراتا نہیں بلکہ اپنے ایمان میں بڑھ جاتا ہے۔ جب تک کسی شخص کے اندر یہ ایمان پیدا نہ ہو۔ جب تک سچے طور پر وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کا کام جہاں ایک طرف اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے۔ وہاں دوسری طرف تمام دنیا سے روحانی جنگ کرتا ہے۔ اس وقت تک وہ خطرہ کی حالت میں ہوتا ہے اور اس بات کا امکان ہوتا ہے۔ کہ وہ اس مقام کو کھو بیٹھے۔ جو اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملا ہے۔"

تحریک جدید سال چہارم میں جن احباب نے اپنی خوشی سے وعدے اپنے مقدس امام کے حضور پیش کئے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اب وقت بہت ہی کم رہ گیا ہے۔ بلکہ سال کا آخر ... [illegible] ... اپنے وعدہ کو پورا کرنے کی طرف ... [illegible] ... (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ینگ ہاکٹس کلب قادیان کا پہلا کامیاب ٹور

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے عرصہ ایک سال سے ینگ ہاکٹس کے نام سے ایک کلب قادیان میں قائم کر رکھی ہے۔ جس کے ممبرز دس سال سے بیس سال تک کی عمر کے لڑکے ہیں چونکہ ان دنوں موسم گرما کی تعطیلات کی وجہ سے سکول بند تھے۔ اس لئے کلب نے ارادہ کیا۔ کہ کوئی ٹور کیا جائے۔ اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جنرل پریذیڈنٹ صاحب لوکل انجمن احمدیہ قادیان سے باقاعدہ اجازت حاصل کر کے کلب ۹ تاریخ کو روانہ ہوئی۔ میچز کی مختصر تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔

۱۰ ستمبر ۵ بجے شام۔ بٹالہ سٹی کلب سے پہلا میچ ہوا۔ افسوس ہے کہ بٹالہ کلب کے کپتان حسب وعدہ خالص سکول ٹیم مقابلہ کے لئے نہ لائے۔ بلکہ وہ ٹیم مقابلہ کے لئے لائے جو سپورٹس کلب کے مقابل کی تھی بدیں وجہ ہماری ٹیم کو ۲ گول پر شکست ہوئی۔

۱۴ ستمبر صبح منٹو پارک میں سٹار شائننگ کلب سے دوسرا میچ ہوا۔ جس میں ینگ ہاکٹس کلب ۴ گول سے جیت گیا۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و مرزا مجید احمد صاحب کی کھیل نہایت نمایاں تھی۔ علاوہ ازیں مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل اور ملک عزیز الرحمٰن صاحب بھی نہایت عمدگی سے کھیلے۔

تیسرا میچ شام چھ بجے بوائے سکاؤٹ کلب سے سنٹرل ماڈل کی گراؤنڈ میں ہوا جس میں ینگ ہاکٹس کلب کو ۲ گول پر شکست ہوئی

۱۵ ستمبر ۶ بجے شام ینگ ہاکٹس کلب اور فرنگ کلب ٹی کے درمیان سنٹرل ماڈل سکول کی گراؤنڈ میں چوتھا میچ ہوا۔ فرنگ کلب تمام پنجاب کی مشہور ٹیم ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ ینگ ہاکٹس کلب نے زبردست مقابلہ کے بعد ۱ گول سے کامیابی حاصل کی۔ سکور ۳ اور ۲ تھا۔

۱۶ ستمبر۔ صبح سات بجے پانچواں میچ منٹو پارک میں ینگ ہاکٹس کلب اور ہندو یوتھ کلب کے مابین ہوا دونوں فریق برابر رہے۔

۱۷ ستمبر صبح ۷ بجے سنٹرل ماڈل سکول کی گراؤنڈ میں ینگ ہاکٹس کلب اور اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ لاہور کے مابین میچ ہوا۔ اللہ تعالٰے کا شکر ہے کہ اس آخری مقابلہ میں اللہ تعالٰے نے ہم کو نمایاں کامیابی بخشی۔ یعنی ینگ ہاکٹس کلب ۸ گول پر کامیاب رہا۔ (سیکرٹری)

اعلان تلاش

میاں فضل دین صاحب زرگر جن کی شادی میاں عبد الرحیم صاحب عرف پولا کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ وہ اگر کہیں ہوں تو وہ اس اعلان کو دیکھتے ہی نظارت ہذا کو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ کیونکہ نظارت ہذا کو ان سے ایک ضروری کام ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو وہ مہربانی فرما کر نظارت ہذا کو اس سے مطلع فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

ضرورت محرر

ایک ایسے محرر کی ضرورت ہے۔ جو اردو و انگریزی میں بخوبی خط و کتابت کر سکتا ہو۔ ٹائپ بھی جانتا ہو۔ اور نیز حساب کتاب کا کام بھی کر سکتا ہو۔

تنخواہ تیس ۳۰ روپے ماہوار ہوگی امیدواران اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر جماعت مقامی کی تصدیق کے ہمراہ دفتر ہذا میں بہت جلد بھجوا دیں۔ درخواستوں میں عمر۔ تعلیم اور تجربہ کا ذکر ہونا چاہیئے۔

ناظر بیت المال
قادیان

ماسکو۔ ۱۶ ستمبر وزارت جنگ روس نے ایک اعلان کے ذریعہ محفوظ فوج کو چھاؤنیوں میں طلب کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے سنہ ۱۹۱۴ء میں عالمگیر جنگ سے قبل جب فوج کو طلب کیا گیا تھا۔ تو صرف ۲۰ فیصدی سپاہی چھاؤنیوں میں حاضر ہوئے لیکن اس مرتبہ ۹۰ فیصدی سپاہی حاضر ہوئے ہیں۔

استنبول ۱۶ ستمبر جنرل جاوید رضوی سپہ سالار افواج استنبول نے اخبارات کے نمائندوں کے جواب میں کہا کہ ہماری فوجوں کی نقل و حرکت کسی خطرہ کے پیش نظر نہیں۔ بلکہ دفاعی تدابیر کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ پانچ لاکھ ترک فوج کو جو چوبیس گھنٹہ کے نوٹس پر تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ محض اتفاقی واقعہ ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سامان خورد و نوش کی لاریاں کثیر تعداد میں دردانیال کی چھاؤنیوں کی طرف روانہ کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۱۶ ستمبر آج وزیر اعظم برطانیہ ہر ہٹلر سے ملاقات کے بعد بذریعہ طیارہ انگلستان روانہ ہو گئے ہیں منگل کے روز دوبارہ آ کر ہٹلر سے ملاقات کرینگے جرمن حلقوں کا بیان ہے۔ کہ یہ ملاقات اچھی فضا پیدا کر دے گی۔ ملاقات کے دوران میں دونوں نے اپنے اپنے ملکی معاملات کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ حکومت چیکوسلواکیہ کا خیال ہے۔ کہ مسٹر چیمبرلین کا ہر ہٹلر سے ملاقات کے بعد لنڈن جانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ سوال کا حل نہیں ہو سکا پیراگ میں اس ملاقات سے یہ توقع ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ معاملہ کسی حد تک سدھر جائیگا۔ اور جو حل سوچا جائے گا۔ وہ اچھا اور مفید ثابت ہوگا۔ جاپان کے دفتر خارجہ سے پتہ چلا ہے۔ کہ جاپان کا اٹلی اور جرمنی کے ساتھ مل جانے کا یہ مقصد نہیں کہ وہ جنگ چاہتا ہے۔ لیکن اگر لڑائی کی نوبت آئی وہ فوراً جنگ کی آگ میں کودنے سے دریغ نہ کریگا۔

پیراگ۔ ۱۶ ستمبر نوامبرگ سے جمہوریہ جرمن کے تمام دفاتر میونخ میں تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ فرانسیسی سرحد کی جرمن فوج اور رضاکار شہر سے حکام کو وزارت جنگ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ فرانسیسی فوجوں کے حملہ کی صورت میں وہ صرف مدافعتی کارروائی کریں۔ اور کوئی ایسا اقدام نہ کریں۔ کہ جنگ کا میدان حدود فرانس کے اندر بن جائے۔ حکومت جرمنی کا دعویٰ ہے۔ کہ فرانسیسی سرحد پر جو قلعے ہیں۔ وہ ناقابل تسخیر ہیں دشمن کا یہ خیال کہ انہیں فتح کر لیا جائے حقیقت سے خالی ہے۔ ایک اخبار کا نامہ نگار پراگ سے بغاوت زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ بغاوت کے شعلے پراگ سے لیکر آسٹریا کی سرحد تک پھیل گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ سوڈیٹن جرمن بالکل بے قابو ہو گئے ہیں۔ کارسل بیڈ اور خالی گناف کے ہنگاموں میں سرکاری بیان کے مطابق چیک فوج اور پولیس کے تیس آدمی مارے گئے۔ لیکن سوڈیٹن ہیڈ کوارٹرز کا بیان ہے۔ سوڈیٹن جرمنوں نے چیکوسلواکیہ کے فوجی دستہ کو پسپا کر دیا ہے۔ نیز بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سوڈیٹن جرمنوں کے لیڈر کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو گئے ہیں۔ اور تمام کرمنل پولیس فورس کو اس امر کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ کہ سوڈیٹن علاقہ جرمن کے تمام باشندوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر حکام کو ہتھیار دے دیں۔ اس حکم کی خلاف ورزی کے سلسلہ بھاری سزا دی جائے گی۔ ۱۷ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ سوڈیٹن لیڈروں نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا ہے اور انہوں نے سوڈیٹن جرمنوں کے نام حکم جاری کیا ہے۔ کہ سرحدوں کے ساتھ ساتھ والنٹیر کور ہیں بنائی جائیں تاکہ چیک لیڈروں کی سختیوں کا مناسب جواب دیا جا سکے۔

برلن ۱۷ ستمبر نیچ سفارت خانہ کی مصدقہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ نازی حکام نے جرمنی میں ان کوسلواکیہ کے تقریباً ۲۴ شہریوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پیرس ۱۶ ستمبر فرنچ مراکو کے قریب سمندر۔ ساحلی علاقہ اور ساحلی علاقہ سے اڑہائی میل کے فاصلہ تک کو ہوائی جہازوں کے لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس ملک کو بھی جنگ کے ایام میں اسی طرح ارگنائز کیا جائے گا۔ جس طرح فرانس کو کیا جا رہا ہے۔

پیراگ ۱۶ ستمبر ایک اخباری نمائندہ کا بیان ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کے صدر مقام کی حفاظت کے لئے بڑی زبردست طیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ایک گاؤں کے سامنے پچاس اور سو گز کے فاصلہ پر خندقیں کھود دی گئی ہیں۔ جہاں توپیں نصب کی جائیں گی۔ جہاں تک نگاہ کی جائے یہ خندقیں ہی نظر آتی ہیں۔ سرحد کے قریب دشمن کی فوج کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے پلوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ بعض مقامات پر پہاڑی چٹان کو گرا کر سڑک کو مکمل طور پر بند کر دینے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۷ ستمبر جنگ کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹلی اور جرمنی کے درمیان ایک فیصلہ یہ ہوا ہے۔ کہ جتنا جلدی ہو سکے بحیرہ روم کا رستہ بند کر دیا جائے جنگ کی حالت میں جرمن اور اطالوی فوجیں اکٹھی ہو جائینگی ۲/۵ حصہ اطالوی ہوگا۔ اور ۳/۵ حصہ جرمن اور کمان جرمن جرنیلوں کے ماتحت ہوگی۔ بری فوجیں جرمنی افسروں اور بحری فوجیں اطالوی جرنیلوں کے زیر کمان لڑیں گی۔ ہوائی جہازوں کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ نصف ہواباز جرمنوں کے ہوں گے اور نصف اطالویوں کے۔ ان کے افسر بھی نصف نصف ہوں گے۔

لنڈن۔ ۱۷ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ ہٹلر نے اپنے ہاتھ سے ایک خط شاہ جاپان کے نام ارسال کیا ہے جس میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ چین کو فتح کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور دریافت کیا ہے۔ کہ یورپ کی جنگ میں آیا جاپان کچھ مدد کر سکیگا

لنڈن ۱۷ ستمبر افواہ پھیلی ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کے معاملے میں عنقریب ہٹلر اور موسولینی کی ملاقات ہونے والی ہے۔ فرانس کا وزیر اعظم بھی اس کانفرنس میں شامل ہوگا۔

بوڈاپسٹ ۱۷ ستمبر ہنگری کے حدود کے ساتھ ساتھ چیکوسلواکیہ کی فوج کے مارچ کے خلاف ہنگری نے چیک گورنمنٹ کو پروٹسٹ بھیجا ہے۔ معلوم ہوا ہے چیکوسلواکیہ گورنمنٹ نے اپنی سرحدوں پر فوجیں متعین کر دی ہیں۔

ٹوکیو ۱۷ ستمبر جاپانی فوجوں نے زبردست جنگ کے بعد دریائے ینگسی کے شمال میں ایک شہر موسین جس میں بڑی مضبوط قلعہ بندی ہوئی تھی پر قبضہ کر لیا ہے۔

لکھنؤ ۱۶ ستمبر لوکل سلف گورنمنٹ نے اپنی رپورٹ حکومت یو۔ پی کے پاس پیش کر دی ہے۔ رپورٹ میں کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ صوبہ بھر میں تین ہزار دیہاتی پنچائتیں اور ۱۲ صد ٹاؤن کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ ان کمیٹیوں کے قیام سے دو کروڑ روپیہ سالانہ ٹیکس عائد ہوگا۔ جس میں سے ہر ایک پنچائت کے حصہ ۶ صد روپیہ اوسطاً آئے گا۔

شملہ ۱۷ ستمبر آج سنٹرل اسمبلی میں اس سیشن کے اہم ترین مسودہ قانون موٹر وہیکل بل کی تیسری خواندگی پاس ہو گئی۔ اس کے بعد ایک اور بل پر غور کیا گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر ہندوستانیوں کا غیر ممالک میں عموماً اور لنکا اور ملایا میں خصوصاً جانا بند کر دیا جائے۔ بل اس ترمیم کے ساتھ پاس ہو گیا۔ کہ ان لوگوں کو بھی قصوروار گردانا جائے۔ جو ان ممالک میں ہندوستانی مزدوروں کے جانے میں ان کی مدد کریں۔

پشاور۔ ۱۷ ستمبر ایسوسی ایٹڈ کے نمائندہ کے ساتھ ایک انٹرویو میں خان عبدالغفار خان نے کہا۔ کہ نوں پر حال ہی کا چھاپہ صوبہ میں جرائم اور قانون کی خلاف ورزی میں عام اضافہ کا حصہ ہے۔ جرائم میں اضافہ کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ حکام وزارت کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی